بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ترمذی رحمہ اللہ کا تعارف

نام ونسب:

امام ترمذی رحمہ اللہ کا نام ونسب یوں ہے:

محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک ہے۔ کنیت ابو عیسیٰ اور نسبت ترمذی ہے، آپ کا تعلق خراسان کے مشہور شہر "ترمذ" سے تھا، اس لیے آپ کو ترمذی کہا جاتا ہے۔۔

آپ کا نام ونسب علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) اس طرح بیان فرماتے ہیں:

التِّرْمِذِيُّ مُحَمَّدُ بنُ عِيْسَى بنِ سَوْرَةَ بنِ مُوْسَى بنِ الضَّحَّاكِ

سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 132

فائدہ:

ترمذی نام ونسبت کی تین ممتاز شخصیات مشہور ومعروف ہیں:

1: امام ترمذی۔ یہ وہ جلیل القدر محدث ہیں جنہوں نے مشہور ومعتبر حدیث کی کتاب الجامع (جامع ترمذی) تالیف فرمائی ہے۔

2: ابو الحسین محمد بن حسین الترمذی۔ یہ بھی حدیث کے معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ثقاہت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی الصحیح البخاری میں ان سے روایت نقل کی ہے۔

3: امام حکیم ترمذی۔ یہ بزرگ زیادہ تر تصوف میں مشہور ومعروف ہیں۔ ان کی مشہور تصنیف نوادر الاصول ہے، اہلِ علم کے مطابق اس کتاب میں اکثر روایات ضعیف یا غیر مستند ہیں۔

پیدائش:

مشہور قول کے مطابق امام ترمذی رحمہ اللہ کی پیدائش 209ھ میں ہوئی ہے۔

تحصیلِ علم:

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

وَارْتَحَلَ، فَسَمِعَ بِخُرَاسَانَ وَالعِرَاقِ وَالحَرَمَيْنِ، وَلَمْ يَرْحَلْ إِلَى مِصْرَ وَالشَّامِ.

ترجمہ: اور (امام ترمذی رحمہ اللہ نے) تحصیل علم کے لیے سفر کیا، خراسان، عراق اور حرمین (مکہ ومدینہ) میں احادیث سنی، لیکن مصر اور شام کا سفر نہیں کیا۔

قوتِ حفظ:

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أبو سَعِيد الإدريسيّ: كان أبو عِيسَى يُضْرَبُ به المثل في الحفظ

تاریخ الاسلام، رقم الترجمہ 406

ترجمہ: ابو سعید ادریسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو عیسیٰ (ترمذی) کی مثال قوتِ حفظ (یادداشت) میں ضرب المثل تھے۔

مقام ومرتبہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ، علم حدیث کے جلیل القدر ائمہ میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل القدر محدثین کرام آپ رحمہ اللہ کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں، ذیل میں چند محدثین کرام رحمھم اللہ کے اقوال ذکر کیے جاتے ہیں:

1: امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) فرماتے ہیں:

"ما انتَفَعْتُ بِكَ أكثَرَ مِمّا انتَفَعْتَ بِي"

تہذیب التھذیب

ترجمہ: میں نے آپ سے جتنا فائدہ اٹھایا، وہ اس سے زیادہ ہے جتنا آپ نے مجھ سے فائدہ اٹھایا ہے۔

2: امام ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد المعافری ابن العربی المالکی رحمہ اللہ (ت 543ھ) فرماتے ہیں:

وليس في قدر جامع أبي عِيسَى مثله حلاوة مقطع، ونفاسة مَنْزَع، وعذوبة مَشْرَع.

تاریخ الاسلام، رقم الترجمہ 406

ترجمہ: جامع ابو عیسیٰ (ترمذی) کے مرتبے کے کسی اور مؤلف کی کتاب میں ایسی دلنشین بات، نفیس طرزِ استدلال اور شیریں سرچشمہ نہیں پایا جاتا۔

3: علامہ شمس الدین ابوعبد للہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

الحَافِظُ، العَلَمُ، الإِمَامُ، البَارِعُ، ابْنُ عِيْسَى السُّلَمِيُّ، التِّرْمِذِيُّ الضَّرِيْرُ، مُصَنِّفُ (الجَامِعِ)، وَكِتَابِ (العِلَلِ)، وَغَيْرِ ذَلِكَ.

سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 132

ترجمہ: الحافظ، علم کا عَلَم، امام، ماہر فن، ابنِ عیسیٰ سلمی، ترمذی نابینا، "الجامع" اور "العلل" اور دیگر کتابوں کے مصنف تھے۔

4: علامہ شمس الدین ابوعبد للہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) ابو احمد الحاکم رحمہ اللہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

قَالَ أبو أَحْمَد الحاكم: سمعتُ عُمَر بْن علّك يقول: مات محمد بْن إِسْمَاعِيل الْبُخَارِيّ ولم يُخلف بخُراسان مثل ابنِ عِيسَى فِي العلم والحفظ والزُّهْد والورع

تاریخ الاسلام، رقم الترجمہ 406

ترجمہ: ابو احمد الحاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن علک کو یہ کہتے سنا کہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد خراسان میں علم، حفظ، زہد اور ورع میں امام ابنِ عیسیٰ ترمذی جیسا کوئی نہیں تھا۔

5: علامہ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبد اللہ الحنفی رحمہ اللہ (ت 762ھ) فرماتے ہیں:

قال الخليلي: ثقة متفق عليه.

اکمال تھذیب الکمال۔ رقم الترجمہ 4246

ترجمہ: امام خلیلی فرماتے ہیں: امام ترمذی ثقہ ہیں، متفق علیہ شخصیت ہیں۔

اساتذہ کرام:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کئی جلیل القدر محدثین کرام سے علم حدیث حاصل کیا، آپ کے مشہور اساتذہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

امام محمد بن اسماعیل البخاری

امام مسلم بن الحجاج

امام ابو داوٗد السجستانی

محمد بن بشار

احمد بن منیع

قتیبہ بن سعید

محمود بن غیلان

اسحاق بن منصور

علی بن حجر

تلامذہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ سے کئی محدثین کرام نے شرف تلمذ کیا، آپ کے چند مشہور تلامذہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

محمد بن مکی بن نوح نسفی

محمد بن منذر بن سعید ہروی

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داود المروزی

احمد بن علی بن حسنویہ المقرئ

احمد بن یوسف نسفی

ابو بکر احمد بن اسماعیل بن عامر السمرقندی

حماد بن شاکر وراق نسفی

ابو الحارث اسد بن حمدویہ

مکحول بن فضل نسفی

محمود بن عنبر نسفی

تصانیف:

امام ترمذی رحمہ اللہ کی تصانیف میں سے چند مشہور و معروف کتب یہ ہیں:

1۔ الجامع الترمذی

2۔ "الشمائل النبویۃ" جو شمائل ترمذی کے نام سے مشہور ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائل مبارک پر جامع کتاب ہے۔

3۔ کتاب العلل

علامہ شمس الدین ابوعبد للہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

التِّرْمِذِيُّ الضَّرِيرُ، مُصَنِّفُ (الجَامِعَ)، وَ كِتَابَ (العِلَلِ)، وَغَيْرَ ذَلِكَ.

سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 132

ترجمہ: امام ترمذی نابینا، "الجامع" اور "العلل" اور دیگر کتابوں کے مصنف تھے۔

وفات:

آپ کا انتقال پر ملال 279ھ کو ہوا۔

علامہ شمس الدین ابوعبد للہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

مات فی رجب سنة تسع وسبعین ومائتین بترمذ۔

میزان الاعتدال

ترجمہ: رجب 279ہجری میں "ترمذ" میں آپ فوت ہوئے۔

سنن الترمذی کا مقام و تعارف

سنن الترمذی ذخیرہ حدیث پر مشتمل ایک جامع ذخیرہ ہے، اس میں 3956 احادیث مبارکہ ہیں اور 151 عنوانات ہیں، محدثین کرام رحمہ اللہ نے اس کتاب کی اہمیت کو بیان کیا ہے، ذیل میں چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) امام ترمذی رحمہ اللہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

قَالَ أبو الفتح: وذُكر عن ابنِ عِيسَى، قَالَ: صنَّفت هَذَا الكتاب، وعرضته على علماء الحجاز، والعراق، وخُراسان، فرضوا به. ومن كان فِي بيته هَذَا الكتاب، فكأنما فِي بيته نبيّ يتكلم.

تاریخ الاسلام، رقم الترجمہ 406

ترجمہ: ابو الفتح کہتے ہیں: ابنِ عیسیٰ سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کہا: "میں نے یہ کتاب تصنیف کی، اور اسے حجاز، عراق اور خراسان کے علماء پر پیش کیا، تو وہ اس کتاب سے بہت خوش ہوئے۔ اور جس کے گھر میں یہ کتاب ہو، تو گویا اُس کے گھر میں نبی ہے جو کلام کر رہا ہو۔

2: علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الشافعی رحمہ اللہ (ت 911ھ) علامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

كِتَابُ التِّرْمِذِيِّ أَصْلٌ فِي مَعْرِفَةِ الْحَسَنِ

تدریب الراوی

ترجمہ: ترمذی حدیث حسن کو پہچاننے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔

3: شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (ت 1239ھ) لکھتے ہیں:

ترمذی کی جامع ان کتابوں میں سب سے بہتر تصنیف ہے بلکہ متعدد وجوہ سے جمیع کتبِ حدیث سے احسن ہے:

1: اس میں حُسنِ ترتیب اور عدمِ تکرار ہے۔

2: فقہاء کے مذاہب کا ذکر ہے نیز ہر مذہب والوں کے وجوہ استدلال بھی ہیں۔

3: حدیث کے انواع صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور معلل وغیرہ بھی بیان کیے ہیں۔

4: راویوں کے اسماء والقاب، ان کی کنیتیں نیز دیگر فوائد جو علمِ رجال کے متعلق ہیں اس پر بھی خاصی گفتگو ہے۔

بستان المحدثین صفحہ نمبر 120

سنن الترمذی کی خصوصیات

جامع ترمذی کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1: یہ کتاب ان کتبِ حدیث میں سے ہے جو جامع بھی ہے (آٹھ ابواب پر مشتمل) اور سنن بھی (فقہی ترتیب پر مبنی ہے)۔

2: اس میں احادیث کا تکرار تقریباً نہیں پایا جاتا، جس سے اختصار اور جامعیت دونوں حاصل ہوتی ہیں۔

3: امام ترمذی رحمہ اللہ عموماً ہر حدیث کے ساتھ اس صحابی کا نام بھی ذکر کرتے ہیں جس سے وہ مروی ہے، جو روایت کے فہم میں مددگار ہوتا ہے۔

4: کتاب میں امام ترمذی رحمہ اللہ اکثر روایات کے رواۃ پر جرح وتعدیل کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں، جو علمِ رجال کے طالبعلموں کے لیے

نہایت مفید ہے۔

5: کتاب کی ترتیب نہایت منظم ہے، جس میں احادیث کے تکرار سے اجتناب کیا گیا ہے۔

6: امام ترمذی رحمہ اللہ مختلف ائمہ (مثلاً امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ، احمد بن حنبل وغیرہ) کے اقوال اور فقہی مذاہب کا بھی ذکر کرتے ہیں، جو فقہی مباحث کو سمجھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔

7: اکثر مقامات پر امام ترمذی رحمہ اللہ راوی کی کنیت کے ساتھ ساتھ اصل نام بھی بیان کرتے ہیں، جس سے روایات کی پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔

8: امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی جامع میں درج تمام احادیث کو معمول بہ (یعنی جن پر عمل کیا گیا ہو) قرار دیتے ہیں، سوائے دو روایات کے جن کی وضاحت انہوں نے اپنی کتاب کتاب العلل میں کی ہے۔

9: مختلف فقہاء کے بنیادی دلائل (مستدلات) بھی ذکر کرتے ہیں، جس سے حدیث کے طالب علم کو مختلف آراء کی بنیاد سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

10: کتاب میں ابواب کے تراجم نہایت سہل انداز میں تحریر کیے گئے ہیں، جس سے حدیث کی تلاش اور فہم بہت آسان ہو جاتا ہے۔

سنن الترمذی کی شروحات

جامع ترمذی پر علمائے اسلام نے عربی و اردو میں متعدد شروحات تحریر کی ہیں۔ ان میں سے چند معروف اور معتبر شروحات درج ذیل ہیں:

1: شرح جامع ترمذی از قاضی ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتب میں اس شرح سے متعدد مقامات پر استفادہ کیا ہے۔

2: قوت المغتذی شرح جامع الترمذی از علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

3: الکوکب الدری علی جامع الترمذی۔ یہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی تقریرِ ترمذی ہے۔ جنہیں ان کے شاگرد مولانا یحیٰی کاندھلوی رحمہا اللہ نے مرتب کیا۔ بعد میں شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اس پر مفید حواشی تحریر فرمائے۔

4: الورد الشذی علی جامع الترمذی، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کی تقریر پر مشتمل ہے۔

5: العرف الشذی شرح جامع الترمذی، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تقریر ترمذی پر مشتمل ہے۔ مولانا چراغ محمد رحمہ اللہ نے اسے قلمبند کیا ہے۔

6: المسک الزکی از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

7: معارف السنن شرح جامع الترمذی، مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور کتاب الحج تک ہے، مکمل نہ ہو سکی۔

8: درس ترمذی۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی جامع تقریر۔ مولانا رشید اشرف سیفی رحمہ اللہ نے تین جلدوں میں جمع کیا ہے۔

9: تقریر ترمذی (جلد دوم کی شرح) شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی جامع تقریر۔ مولانا عبد اللہ میمن صاحب نے دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔

10: تحفۃ الالمعی شرح جامع ترمذی [8 جلدیں]۔ از مولانا سعید احمد پالنپوری رحمہ اللہ

11: معارف ترمذی (جلد دوم کی شرح) از مولانا محمد طارق صاحب

12: دروس ترمذی (جلد دوم کی شرح) از مولانا رئیس الدین صاحب سہارنپوری، چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ مکمل نہیں ہے۔

13: تسہیل ترمذی (جلد دوم کی شرح) مولانا کریم بخش صاحب رحمہ اللہ۔ چار جلدوں میں مرتب ہوئی ہے۔